نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیؔ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۷ؔ

نمبر ۵۲ - جلد ۴ | لودیانہ ۲۸ دسمبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

دستور العمل نور افشاں برائے ۱۸۷۷ء

دفعہ ۱ یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے ✢

دفعہ ۲ - مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں ✢

اول آرٹیکل دینی و دنیوی ✢

دوم مضامین مالی وملکی جنسے فایدہ خاص وعام ہو ✢

سوم منقولات از اخبارات وکتب وغیرہ ✢

چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے ✢

پنجم اخبارات ملکی وولایتی وگزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ ✢

دفعہ ۳ - قیمت سالیانہ بلا محصول عیؔ معہ محصول ۷ؔ ششماہی بلا محصول ۱ؔ معہ محصول عیؔ سہ ماہی بلا محصول ۶ؔ معہ محصول ۱۲ ماہواری بلا محصول ۲ معہ محصول ۴ اور جو صاحب بلا اطلاع اس امر کے درخواست کریگا کہ شروع سال سے مجکو ضرورت نہیں ہے مگر اسے اخبار بھجوانگی خدمت میں شروع سال سے پرچے روانہ کئے جاوینگے مگر خط مطبع میں کوئی صاحب بیرنگ بھیجے اور بعد رسید بعوض کے اخبار مشتہر ہوگی

دفعہ ۴ - جو صاحب اکٹھے پرچے ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں انکی شرح یہہ ہے ✢

۶ پرچے کے واسطے ۴ بلا محصول معہ محصول ۱ؔ عیؔ

۱۲ پرچے کے واسطے عیؔ بلا محصول معہ محصول عیؔ

الوداع ای ۱۸۷۶ء الوداع

ای ناظرین اخبار تمکو یاد ہوگا کہ ۱۸۷۶ء نے ہمسے کیا وعدہ کیا تھا خیر جنکو ۷۶ء کا وعدہ یاد رہا انہوں نے تو قیمت نور افشاں کا حساب صاف کر دیا اور جنکو یاد نہیں ہے اُن کو قیمت کا بھی دینا یاد نہیں ہے ۷۶ء جاتا ہوا ہماری تسلی کرتا ہے کہ ابھی تین روز اور بھی ہیں تمہارے پاس ہوں تمہارا دام دام وصول کرا دونگا میں ضامن ہوں - دیکھو صاحبو ضامن بھی وہ ہو کہ جسکو ثبات تمکو ڈھونڈھو اور نہ پاؤ - لیکن ہم تو اُسکے بھائی ۷۷ء کو پکڑینگے ✢

نور افشاں

اخبار وکیل ہندوستان مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۱۸۷۶ء میں کسی صاحب کا ایک مراسلہ بعنوان معاملات مشرقی یورپ شایع ہوا ہے وہ صاحب لکھتے ہیں کہ جو جنگ سلطان اور اُن کے عیسائی صوبوں سے ہو کرتی ہے اُس کے دو سبب ہیں - ایک تو یہہ ہے کہ ترک مسلمان ہیں اور انکی رعایا عیسائی ہے - اور یہہ لوگ اپنے تعصب سے یہہ بات نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کی حکومت میں رہیں پس وہ اس لحاظ سے صرف سلطنت ترکی ہی سے تعصب نہیں کرتے ہیں - بلکہ جو عام مسلمان سلطنت میں ہیں اُن کو بھی بھڑکا دیا کرتے ہیں - اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ سلطنت ترکی کے گرد بڑے بڑے عیسائی سلاطین فرماں روا ہیں - پس عیسائیان ترکی جانتے ہیں - کہ جب ہم غدر کریں گے تو یہہ لوگ ہماری حمایت کرینگے - اور اُس سے کوئی بہتری کا نتیجہ پیدا ہو جاویگا ✢

کانفرنس مسیورس باشا سفیر روم معینہ لنڈن کو دربار روم سے یہہ ہدایت ہوئی تھی کہ سلطنت انگلشیہ کے حضور مجلس شورے کے برخلاف گفتگو کرو اور کہو کہ ایسے جلسہ کا قسطنطنیہ میں ہونا باعث خفت سلطنت عثمانیہ ہی لیکن خیالات سلطان روم کے اُسوقت بدل گئے جبکہ انگلستان نے جواب میں یہہ کہا کہ ترکی کی نجات اور یورپ میں امن و امان قایم رکھنے کیواسطے کانفرنس کا ہونا لابدی ہی +

سیلون۔ ایک ہمعصر مقام سیلون سے اِس امر کا یقین کرتا ہی کہ بہت سا حصہ غلہ گندم صوبہ پنجاب کا جو ہندوستان سے یورپ کو جہاز پر لدکر جاتا ہی وہ اٹلی وجنوبی فرانس میں اُتارا جاتا ہی۔ وجہ اُسکی قدر کئے جانے کی یہہ ہی کہ ہندوستان کا گیہوں نہایت سخت یعنے کٹھیا ہوتا ہی اُس کی اِس خاصیت سے وہ میسلی روٹی اور ورمیسلی اور اشیا خوردنی طیار کرنے کے واسطے نہایت مناسب ہی اور یہہ ہی خوراک براعظم یورپ کے اُس حصہ میں لوگ بہت کہاتے ہیں +

جموں میں چھاونی کی تجویز۔ معلوم ہوا کہ گورنر جنرل بہادر کا یہہ ارادہ ہی کہ مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں وکشمیر سے یہہ درخواست کریں گے۔ کہ جموں میں ایک مستقل چھاونی ڈالی جاوے۔ اور اُس میں فوج سرکاری قیام کرے۔ انڈین پبلک وہمنین اُمید کرتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب بہادر اسبات کو خوشی سے منظور فرمائیں گے +

مہاراجہ صاحب جیپور نے آگرہ کی چیلین کونشپ ملمین کی یادگاری کے لئے چند ہزار روپیہ دیئے ہیں +

مسٹر نالبایر وہیلیر صاحب شہنشاہی دربار کے مورخ مقرر ہوئے ہیں +

طہران کہتے ہیں کہ طہران کی تار برقی کا راہ اوڈیسے آگے بباعث کثرت برف کے بند ہوگیا ہی +

ضلع ہزارہ کے نواح کی خودمختار ریاست میں دو مسافر لٹ پٹ کر مارے گئے +

چیف کمشنر صاحب برہما کی خیمہ کے بھیجنے میں کچھ غلطی ہوگئی اور ایک خیمہ بھی دہلی میں نہ پہونچا فارن آفس اور دیگر محکمہ جات سے جلد خیمہ قرض لئے گئے +

انتخاب تار برقی

مدراس ۱۶ دسمبر ۱۸۷۶ء۔ آج شام کو جناب گورنر صاحب بہادر مدراس بہمراہی لیڈی گرنوابل صاحبہ وسکرٹریان دہلی کے دربار شہنشاہی میں شامل ہونے کیلئے جہاز ناسرم نام میں کلکتہ کو روانہ ہوئے +

فلیڈلفیا ۱۶ دسمبر ۱۸۷۶ء۔ مسٹر ویڈہمپٹن صاحب جنوبی کیرولائینا کے گورنر مقرر ہوئے +

قسطنطنیہ ۱۶ دسمبر ۱۸۷۶ء۔ یقین ہی کہ اگلے ہفتہ سے مجلس امرا کا اجلاس شروع ہوگا۔ ولایت ڈنیوب کے گورنمنٹ نے سلطان کو اطلاع دی ہی کہ روسی ایجنٹ بلگیریا والوں کو اِس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ دربار قسطنطنیہ سے درخواست کیجاوے کہ بلگیریا میں روسیوں کا قبضہ کیا جاوے +

لنڈن۔ ۱۶ دسمبر ۱۸۷۶ء۔ جنرل ولیم آرنہباٹ وجنرل ڈیوٹن وجنرل ہڈسن صاحب نے انتقال کیا +

بمبئی ۱۰ دسمبر ۱۸۷۶ء۔ آج صاحب والسرائے ہند سکول آف آرٹس کا ملاحظہ فرماکر بینا کجی کرسن جی کے مدرسکو تشریف لے گئے حضور والسرائے صاحب کل بروز کو کھولینگے اور بھولیلیفنٹا کیوز کا معاینہ فرماوینگے چہارشنبہ کے دن گورنمنٹ ہوس میں گارڈن پارٹی ہوگی اور وہاں بہت عمدہ تماشے ہوں گے پنجشنبہ کے دن ۸ بجے حضور والسرائے بغرض روانہ دہلی ہونگے +

پروفیسر ویلز صاحب بھرت پور میں عرصہ ایکماہ سے ایک بڑا بھاری غبارہ تیار کررہے ہیں محیط اِس غبارہ کا ڈھائی سو فٹ اور اونچائی ایکسو فٹ کی ہی اور دو ہزار گز پارچہ سے زیادہ اُس میں خرچ ہوگا اوپر سے نیچے تک چند طرحوں کے رنگوں سے رنگا گیا ہی۔ اور اُسپر جھنڈوں کے نشان گورنمنٹ انگریزی و والئے بھرت پور کے بنائے گئے ہیں اور ایک فقرہ موٹے حروف سے لفظ قیصر ہند کا لکھا ہوا ہی +

حین دربار کیوقت صاحب موصوف اُس غبارہ میں بیٹھکر سیر کرینگے +

دہلی دربار میں تمام خیمے جات سے بڑھکر جناب مہاراجہ صاحب بہادر والئے کشمیر کا خیمہ ہوگا یہہ وہ خیمہ ہی کہ جو حضور شاہزادہ ویلز کی آمد کی تقریب پر تیار ہوا تھا اور قیمت میں ایک لاکھ روپیہ کا ہی +

رام سوامی ہودلی ساکن مدراس نے تھوڑے دن ہوئے کہ دس ہزار بھوکوں کو کھانا دیا اور ۲۰۰ بوری چاول کی تقسیم کی اور دو ہزار عورت و مرد کو ایک ایک جوڑا کپڑوں کا دیا +

سانجھی مل صاحب تحصیلدار ظفروال نے ایک زنانہ مدرسہ خاص ظفروال میں قایم کیا ہی اور اِس میں شرفا لوگوں کی لڑکیاں تعلیم پاوینگی۔ بہت سے لوگ اِس مدرسہ کے معاون و مددگار ہوگئے ہیں +



یہہ خوف سزا کے ڈر سے نہیں ہوتا بلکہ اُسکے رحم کی ناشکری کے اندیشہ سے پیدا ہوتا ہی اِسی سبب سے ایمانداروں کے دل میں خدا کی رحمت کا جسقدر علم زیادہ ہوتا ہی اُسی قدر خوف اُسکی رنجیدگی کا پیدا ہوتا ہی وے اسواسطے خدا سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن سے ایسا گناہ سرزد نہ ہووے جس کے عفو کے لئے نہ وہ رشوت لیتا ہی اور نہ سزا دینے سے باز آتا ہی اور وے لوگ آپ گناہ اور امتحان میں پھنسے ہوئے ہیں اِسلئے ہمیشہ ڈرتے ہیں اِس قسم کے خوف میں گناہ سے بھی امن ہی اور پاکیزگی کی بھی ترقی ہی اور محبت بھی بڑھتی ہی ۔

رباعی خدا سے اِسلئے ڈرنا کہ ہو نہ مجھ کو ضرر + یہہ اپنے آپ کا ڈر ہی نہیں خدا کا ڈر + با فتاب محبت ہو محو شبنم وار + پھر اپنے نقص پہ کانپے سدا بدیدۂ تر +

دوسری اِسی قسم کے خوف سے ایک خاصیت جو سچے یسوعیوں کے عملوں سے پیدا ہوتی ہی اطاعت ہی یعنے خدا کی متابعت اُن کے دل میں بڑھتی ہی وے سمجھتے ہیں کہ خالق کا اختیار ہمارے روح اور جسم پر ہی اور اُس روح اور جسم سے وہ اپنی فرماں برداری طلب کرتا ہی بلکہ اُسنے سب اعضا اور سارے اخلاقی اوصاف کے لئے اپنی اطاعت مقرر کی ہی تاکہ اُسی کی خدمت میں مصروف رہیں اِسی خیال سے کہ دنیا کے لوگ اُنکی فرماں برداری کو حقیر جانتے ہیں وے فرماں بردار ہوتے ہیں گرچہ اُنکی بُری خصلت اور گناہ کی طبیعت اِس فرماں برداری کو مزاحم ہوتی ہی اِسپر بھی وے خوف کے واسطے متابعت کو کمر بستہ رہتے ہیں اور اپنی سمجھ میں خدا کے حکم کو سب سے بڑا جانتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ کوئی خیر خواہ جسمانی آرام ہو یا دنیاوی ناموس اور نام اُسکو مزاحم ہووے دنیا کے لوگ خواہ اُن کی تعریف کریں خواہ ہجو وے زندگی بھر مطیع رہتے ہیں اور کسی کے حکم کو خدا کے برابر نہیں سمجھتے اُنکی یہی دعا ہوتی ہی کہ خدا ہم کو اپنے احکام سے واقف کرے اور ہمارے دل کو طاقت بخشے کہ اُن احکام کو مانیں اور ہر ایک اُن میں سے دعا میں یوں کہتا ہی کہ اے خدا میں تیرا ہوں مجھے بچا کیونکہ میں تیرے حکموں کا خواہاں ہوں اور جب کبھی اپنے آپکو عدول حکمی میں پاتا ہی تو فی الفور دست بردار ہوکے غمگین ہوتا ہی اور واسطے آئندہ کے زیادہ تر حلیم ہو جاتا ہی کہ پھر کہیں امتحان میں نہ پڑے +

رباعی خدا کی اطاعت سے یہی ہی مراد + کہ ہر حکم کی اُسکے ہو انقیاد + جو پھر جائیں تجھ سے زمین و زمان + پھر تو نہ حق سے رہے پھر بھی شاد +

تیسری شکر یہہ لازمہ یسوعیوں کا ہی اگر دل میں ذرہ بھی نیکی اور راستی ہووے تو خواہ مخواہ شوق واسطے ادائے شکر اُن بزرگوں اور دوستوں کے ہوتا ہی جنکے ہاتھوں سے فایدہ اُٹھایا ہو دنیا میں اِسی طرح ایک آدمی دوسرے آدمی کی مروت کا اقرار کرتا ہی اور شکر گذاری میں دریغ نہیں کرتا بلکہ جو کوئی دریغ کرتا ہی لوگوں میں نہایت کمبخت شمار ہوتا ہی ۔ افسوس کہ خدا کی شکر گذاری انسان کے دل میں نہایت کم ہی لوگ کس قدر فواید اور آرام خدا سے حاصل کرتے ہیں لیکن شکر گذاری میں کوئی بھی نہیں پایا جاتا سبھی لوگ اِس گناہ سے باز رہتے ہیں وے ہر ایک نعمت میں شکر گذاری کی جگہہ پاتے ہیں روٹی جو کھاتے ہیں اور کپڑا جو پہنتے ہیں اور تندرستی اور طاقت جو خدا سے حاصل رکھتے ہیں اِن سب کو اُسکی محبت کا نشان سمجھتے ہیں اور اِن نعمتوں سے شکر گذار ہوتے ہیں نہ صرف دنیاوی برکات بلکہ روحانی برکتوں کو اُن سے کئی درجے عمدہ جانتے ہیں اور اُسی قدر زیادہ اُنپر شکر گذار ہوتے ہیں وے اقرار کرتے ہیں کہ اگر خدا اِن کی سرکشی اور گناہ کے سبب سے اُن کو زمین سے اُٹھا لیتا اور دوزخ میں ڈالتا تو واجب تھا اور اگر اُنکو اندھیرے اور سیاہ دلی میں چھوڑ دیتا تو مستحق تھے ۔ لیکن برعکس اِس کے اُس نے اُن کی آنکھوں کو کھولا اور دلوں کو روشن کیا اور سرکش طبایع کو زیر دست فرمایا اور واسطے مغفرت گناہ کے اپنے اکلوتے اور پیارے بیٹے کو بھیجا اور روح قدس کی تاثیر سے اُن کے دلوں کو ایسا مستعد کیا کہ اُس فضل کو قبول کر سکیں اور اِس محبت کو بخوبی سمجھ کر اُسکے شکر گذار ہوتے ہیں بلکہ جس قدر اُس عذاب کو جسکی انتہا نہیں سوچتے ہیں اور رحمت مسیح کو جسنے اُس عذاب سے اُن کو چھڑایا خیال کرتے ہیں اُسی قدر زیادہ شکر کرتے ہیں ۔ اور اِن راستیوں پر جتنا وہ غور کرتے ہیں اُتنے ہی رحمتوں پر شاکر ہوتے ہیں اور یہہ کہتے ہیں کہ کوئی غلام اپنے مالک کے اختیار میں ایسا نہیں ہوتا جیسا میں اپنے خدا کے اقتدار میں ہوں اور کوئی مفلس کسی تونگر کا ایسا محتاج نہیں ہوتا جیسا میں اپنے خدا کی رحمت کا مشتاق ہوں میرا جسم اور روح دونوں اُسی کے ہیں اور اُسی کی متابعت میں رہیں تو عین شادمانی ہی ۔ شکر گذاری کے باب میں حواریوں اور نبیوں کا بیان صاف بتلاتا ہی کہ یہہ ایک ایسی کمال خوبی ہی کہ محض فضل سے یسوعیوں کے دل میں پیدا ہوتی ہی ۔ جس دل میں کچھہ فضل اور فیض ہوگا اُس میں اپنے مربی اور فیض رسان کی شکر گذاری کا شوق ضرور ہوگا اور کم سے کم اِسقدر سمجھیگا کہ میرا مربی کہتا ہوگا کہ اِس شخص نے ہمارے ہاتھ سے فایدہ اُٹھایا اور شکر گذار نہ ہوا جب ایک آدمی دوسرے آدمی سے فایدہ اُٹھاتا ہی تو اِسی طرح شکر ادا کرتا ہی اور جہاں کہیں ادائے شکر میں قصور واقع ہو وہاں لوگ اُسکو ناشکر اور بے وفا جان کے اُسکی حقارت

کرتے ہیں پر افسوس کہ آدمی جس جگہہ سے فیض اور امداد بے نہایت اور نعمات و برکات بے غایت پاتے ہیں وہاں زیادہ تر غفلت اور بے شکری ظاہر کرتے ہیں مسیحی لوگوں کو اِس گناہ عظیم سے پاک رہنا چاہئے اُن کے دلوں میں تو شکر گذار ہونیکے بہت ہی سبب ہیں پہلے خدا کی پروردگاری کا لحاظ کرکے اپنی پیدائش کی نعمتوں پر خیال کریں کہ کیسا بدن اور کیسے اعضا اور کیسے جسمانی اور روحانی استعداد بخشی اور کیسی خوراک اور پوشاک اور تندرستی اور طاقت اور آرام سے روز بروز اُن پر شفقت ظاہر کرتا ہے اِن سب نعمات پر چاہئے کہ شاکر ہوویں اور شکر گذاری ظاہری صرف زبان ہی سے نکریں بلکہ دل سے ہمیشہ شکر گذار ہیں۔ قطع نظر اِن دنیاوی نعمتوں سے جو اُسنے ہر ایک مخلوق کو یکساں عطا فرمائی ہیں خاص نعمات عاقبت اور دوام پر زیادہ تر شکر گذاری چاہئے غور کرو کہ اگر خدا ہمارے گناہ اور سرکشی پر جو شریعت کے برخلاف کرتے ہیں لحاظ کرکے ہم کو زمین کے تختہ سے منقطع کر ڈالتا اور دوزخ کے عذاب دائمی میں مبتلا کرتا یا ہماری گمراہی اور سخت دلی کے جنگل میں آوارہ چھوڑ دیتا کہ ہم مانند شتر بے مہار کے خارستان ہوا و ہوس میں پھریں تو واجب تھا کیونکہ گناہ کو سزا لازم ہے۔ لیکن برعکس اُس کے اُسنے ہماری آنکھوں کو روشن کیا کانوں کو کھولا دل سخت کو نرم کرکے اپنی اطاعت اور فرماں برداری میں لایا اور واسطے کفارہ گناہوں کے مسیح کی موت مقرر کرکے اُس کا فدیہ قبول کیا اور روح قدس کے فیض سے اُسکے خون کا ہمارے دلوں میں اثر کروایا یہ سب کیسی نعمتیں ہیں جن کا طول اور عرض اور رفعت اور عمق ہمارے خیال سے بعید ہے اگر ہم ذرہ سا بھی غور کریں کہ جو ہم مسیح کے ذریعہ سے نجات ابدی سے آگاہ نہ ہوتے تو کیسی کیسی تکلیف اور عذاب اور زرد روئی اور شرمندگی ہمارے لئے موجود تھی اور جو حشمت اور نعمت اُس کے وسیلے سے ہم کو ملتی ہے اُسکو بھی سوچیں تو خواہ مخواہ ہمارے دلوں میں انتباہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے نہایت رحم سے ساتھ ہمارے سلوک کیا اور خوشی سے اقرار کرتے ہیں کہ کسی غلام کے جسم پر اُسکے آقا کو اتنا اختیار نہیں ہو سکتا جیسا خدا کو ہم پر اختیار ہے اور کوئی نوکر اپنے مہربان خاوند کی شکر گذاری ایسی نہیں کر سکتا جیسی ہم پر فرض ہے کہ خدا کے شکر سے اُس کا جلال اور بزرگی ظاہر کریں کیونکہ وہ ہمارے جسم اور جان کا مالک ہے پولس حواری نے شکر گذاری ہی سے وہ قول کہا جو ہر ایک معتقد مسیح کو سوچنا چاہئے۔ کہ مسیح کی محبت ہم کو کھینچتی ہے یعنے ہر ایک دل کی مزاحمت دور کرکے شکر گذاری کے ساتھ اطاعت اور فرماں برداری میں اسطرح لاتی ہے جیسے کسی دریا کا رو بے اختیار چلتا ہے

نظم

جسکا بال بال کیجے زباں ✤ ہر بن مو بہر گمان دہاں ✤
شکر حق کیجئے ادا ادا یم ✤ ہوکے مستغرق اُنمیں از دل و جاں ✤
جس قدر ہوگی شکر میں افراط ✤ ہوگا زاید اُسی قدر ایماں ✤
شکر منعم اگر کرے کوئی ✤ ہوگا انعام اُس پہ بے پایاں ✤

چوتھی ہو گل بے ایمانی کے گناہ اگرچہ پاک کلام میں بارہا بیان ہوئے ہیں اور اُن میں نہایت خدا کا ہتک اور اپنا نقصان ہے تس پر بھی ہر ایک انسان کے دل پر گناہ غالب رہتا ہے مسیحی لوگ بھی اکثر بے ایمانی میں گرفتار ہوکے دق ہوتے ہیں ✤ باقی آیندہ

منقولات

ملکِ امریکہ کے وحشی باشندوں کا بیان

سنبر کے مخزن المسیحی میں اسبات کا بیان ہوا کہ کس طرح یورپ کے لوگوں کو پہلے یہہ بات ظاہر کی گئی کہ بڑے سمندر کے اُس پار ملک امریکہ واقع ہے اور کہ کسطرح بلوئی سو تہہ اور کئی اور جگہوں میں یورپ والے جاکے بسنے لگے ✤

لیکن کوئی یہہ نہ سمجھے کہ کلنبس کے دنوں سے بیشتر وہاں کچھ آبادی نہ تھی تمام ملک میں بہتیری وحشی قومیں پھرا کرتی تھیں۔ یہہ لوگ جو انڈین نام سے مشہور ہیں وہاں کے میدانوں میں اپنے گانوں بسلاتے اور جنگلوں میں شکار کھیلتے ہیں اور دریاؤں میں چھوٹی کشتیاں چلانے اور مچھلیاں پکڑا کرتے تھے۔ وے اکثر کرکے بڑے دلیر اور لڑاکے تھے گویا کہ لڑائی کا پیشہ تھا۔ اُن کی عورتیں بڑی محنتی ہوتی تھیں اور نہ صرف گھر کے کاموں میں مشغول تھیں بلکہ کچھ کشتکاری بھی کرتی تھیں اور جو کچھ اُن کے چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں پیدا ہوتا تھا سو صرف عورتوں کی مشقت سے تھا کیونکہ مرد ہر طرح کی زراعت اور کاری گری سے بڑی نفرت رکھتے تھے بلکہ ایسی باتوں میں ہاتھ لگانا مرد کے لئے بڑی بیعزتی سمجھتے تھے ✤

واضح ہوتا ہے کہ صاحب لوگوں کے وہاں جانے سے بیشتر وے گھوڑے نہ رکھتے تھے بلکہ جب پہلے



سواروں کو دیکھا وے لوگ بہت ڈر گئے یوں سمجھکے کہ یہہ کوئی نئے قسم کا جانور ہی لیکن تھوڑی دیر بعد اُن میں کئی ایک قوم میں اپنے لئے گھوڑونکو پالنے لگیں قریب دن بھر سواری میں مشغول رہنے لگیں +

امریکہ کی پچھم اطراف میں بڑے بڑے میدان ہیں جہاں بھینسوں کے موافق بیسن نامے جانور ہزاروں جھنڈ کے جھنڈ چرا کرتے ہیں وے بڑے مضبوط اور تند مزاج ہیں اور اُن کے شکار کرنے میں بڑا خطرہ رہتا ہی چنانچہ اِس کام میں انڈین لوگونکو گھوڑوں سے بڑی مدد پہونچتی ہی - وے گھوڑونکے وسیلے سے اُنہیں خوب دوڑا سکتے اور اُنہیں برچھوں سے مارتے ہیں اگلے دنوں میں جب اُنکے پاس گھوڑے نہ تھے وے بیسن کو اکثر تیر کمان سے مارا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ وے ایسے زور سے تیر چلا سکتے تھے کہ فٹ یا دو فٹ بھر بے اُس کے بدن میں چھپ جاتا تھا +

اِن بے سنوں کے چمڑے انڈین لوگوں کے بہت سے کام آتے ہیں کیونکہ اِن سے خیمے اور بچھاونے اور جوتیاں اور سپر بناتے ہیں - اِن جانورونکا گوشت بھی اُن کے لئے مفید ہی - وے اُسکو لمبے پتلے ٹکڑوں میں کاٹکر دھوپ میں سکھاتے ہیں - تین دن میں یہہ گوشت اکثر تیار ہو جاتا اور جب سوکھ جاتا وے اُسکو ٹوکروں میں بند کرکے بہت دن تک درست رکھ سکتے ہیں +

ہندوؤں میں ناچنا عورتوں اور کمینوں کا کام ہی لیکن انڈین لوگوں میں یہہ خاصکر سپاہیوں اور شکاریونکا کام ہی - چنانچہ وہ نہ صرف کھیل ہی لیکن اُس میں کچھہ عبادت کا بھی مطلب ہی - ہر ایک واردات اور زندگی بھر کے سب اوقات کے لئے الگ الگ ناچ مقرر ہیں - مثلاً بھالو ناچ کُتا ناچ بیسن ناچ عقاب ناچ گِدھ کُھس ناچ لڑائی ناچ صلح کا حقہ ناچ برف ناچ وغیرہ مشہور ہیں +

اِس میں قوم کے شکاری میدان کی طرف روانہ ہونے سے پہلے اکٹھے ہوتے اور اپنے ہتھیار لئے ہوئے اور بیسن کے سر کا برقع اپنے سروں پر ڈھانکے کو دتے پھاندتے اور بیسن کے دستوروں اور شکار کے کھیل کی نقل کرتے ہیں اُن کی یہہ سمجھ ہی کہ ایسا کرکے ہم روح بزرگ کو راضی کر سکتے ہیں اور وہ ہم پر ترس کھائیگا اور بہت بیسن ہمارے ہاتھ آئینگے - وے یہہ بھی مانتے ہیں کہ جو انڈین شکار کرنے میں چالاک اور ہوشیار اور لڑائی میں دلیر اور بہادر ہی سو روح بزرگ کے پاس جاکے ابدی شکارگاہوں میں ہمیشہ تک خوش حیا دبن کے رہینگے +

جب یورپ والے امریکہ کے پورب کنارے پر بسنے لگے تب انڈین لوگ پچھم کی طرف ہٹائے گئے اور جوں جوں صاحب لوگوں کی آبادی بڑھتی جاتی تھی تیوں تیوں وے سمندر سے دور کئے جاتے تھے اِسطرح سے بہت سی اچھی زمین خالی ہو گئی - چنانچہ نیا بسنے والا اپنے لئے کوئی خوش منظر جنگہ کے پہلے وہاں کی جنگلی لکڑی کا ڈھیر کرتا اور پھونک دیتا ہی تب وہ ایک کھیت تیار کرکے بوتا ہی تب کہیں سے کئی ایک بڑے درختوں کو کاٹ کر چیرتا اور اپنے لئے ایک چھوٹا لکڑی کا گھر ایسا مضبوط بناتا کہ جنگلی جانور اُس میں دخل نہیں پا سکتے اور اُس میں اپنے گھرانے سمیت رہنے لگتا ہی - ایسی جگہوں میں پڑوسیوں کی کمتی کے سبب طرح طرح کی تکلیفیں ہوتی ہیں لیکن بہت آرام کے سبب بھی ہیں - کیونکہ اُس ہی زمین میں اناج بہت آسانی سے پیدا ہوتا ہی اور وہاں بہت طرح کے شکار بھی ملتے ہیں - کیونکہ ہرن جنگلی ہیرو کبھی کبھی اُن کے گھر کے پاس بھی آتے ہیں +

آجکل انڈین لوگ بہت کم ہو گئے ہیں - وے آپہیں بڑے لڑنے والے تھے چنانچہ جب صاحب لوگوں کے آنے سے اُن کو گھوڑے اور بندوقیں اور ایسے نقصان کے وسیلے حاصل ہوئے تب سے اُنکی جلد بربادی ہونے لگی - پر وے بڑے متوالے ہیں اور جب شراب اُنکو زیادہ آسانی سے ملنے لگی تو اُس سے بہت ہلاک ہوئے - پھر اِن میں اور گوروں میں بار بار جھگڑے ہوئے تھے اور یوں ہی اُنکا اور بھی نقصان ہوا - اور ابتک کئی لاکھ ابتک موجود ہیں اور اُن میں جن قوموں نے کچھہ آدمیت اور تعلیم اختیار کی ہی سو آرام سے رہتے ہیں لیکن دوسرے آدمے جو سب کام کاج سے گھن کرتے ہیں ہو بیچارے جلد اپنے وحشی پن کے سبب دنیا سے مِٹائے جاینگے - اُن میں جو باقی ہیں سو بالکل یونیٹڈ سٹیٹس کی پچھم اطراف میں رہتے ہیں اُن میدانوں میں جہاں اُن کے چھوٹے چھوٹے گانوں تھے اب بڑے بڑے شہر بسے ہیں - اُن دریاؤں میں جہاں وے ماہی گیری کرتے تھے وے آگ بوٹ سیکڑوں مسافر سوار کئے ہوئے چلتے ہیں اور بیسن کے بدلے میں اب بیل اور بھیڑیں چرا کرتی ہیں - انڈین کے لئے ہم افسوس کرتے ہیں لیکن ملک کے لئے اُنکا دور کیا جانا بہت مفید بات ہی +

از مخزن المسیحی

افغانستان

اگر یورپ میں جنگ شروع ہو جاوے تو افغانستان اُس حالت میں کس پہلو پر چلیگا؟ اِس سوال کا جواب اخبار بمبئی گزٹ اِسطرح پر لکھتا ہے وہو ہذا +

امیر شیر علی خان کے اقرارات دوستی پر زیادہ اعتماد رکھنا عمدہ بات نہیں ہے۔ کابل ایسی سرزمین پر واقع ہے کہ امیر صاحب کو بہت نفع پہونچتا ہے اور وہ انگلستان کا طرفدار اپنے کو ظاہر کرکے اپنی چالاکی کرتے ہیں +

جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب کے زمانہ میں سرحد کے متعلق یہہ حکمت عملی تھی کہ افغانستان کو اپنا طرفدار رکھنے کے لئے سب سے بہتر تدبیر یہہ ہے کہ اُسکو بحال خود چھوڑ دیویں۔ اُسوقت گورنمنٹ آف انڈیا کا یہہ خیال تھا اور اب بھی بہت لوگوں کو ہے کہ افغان بڑے دل کے آدمی اور بہادر ہیں اور دنیا کی تمام چیزوں سے بڑھکر آزادی اور اپنی حکومت کو پسند کرتے ہیں لہذا اگر دوستی سے یا دشمنی سے گورنمنٹ انگریزی اُنکے ملک کا کوئی حصہ اپنے تحت میں لاویگی تو وہ دشمن ہو جاوینگے۔ لہذا لاٹ صاحب ممدوح یہہ فرماتے تھے کہ انگریزوں کے واسطے عمدہ تدبیر یہی ہے کہ اگر روسی افغان پر حملہ کرنا چاہیں تو کرنے دیویں ورنہ جس ساعت سرکار انگریزی بخیال حفاظت افغانستان اُس ملک کا مالک ہونا چاہیگی فوراً افغان ہماری مدد سے درگذر کرینگے اور ہمارے دشمن ہو جاوینگے لیکن ہم اِسبات کے دریافت سے نہایت خوش ہونگے کہ افغانستان کی یہہ صفت جو اوپر بیان کی گئی کس بنا پر کی گئی ہے۔ بہت سے سیاحوں اور افسران ملکی جنہوں نے افغانوں کے حالات و اطوار پر غور کیا ہے یہہ کہتے ہیں کہ اصل افغان میں خاص قسم کی نیکیاں اور بدیاں دونوں مجتمع رہتی ہیں کیونکہ افغان لوگ اگرچہ اُس قسم کی انسانیت رکھتے ہیں جو تمام دنیا کے کوہی فرقوں میں پائی جاتی ہے لیکن دغاشعار اور بیرحم ہوتے ہیں۔ فوراً ذراسی بات پر لڑنیکو طیار ہو جاتے ہیں اور عموماً ایسی ہی تنازعات میں زندگی بسر کرتے ہیں لیکن جو کوئی یہہ کہے کہ اِن میں قومی ہمدردی ہے اور شیر علیخان کی محبت سے اُنکے جانبدار ہو کر جنگ کرینگے تو یہہ بات نہیں ہے۔ افغانستان کی تواریخ دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجائے ایسی لڑائیوں کے جو قوم کی آزادی کے واسطے اُن لوگوں سے ظہور میں آئی ہوں خانگی لڑائیاں اکثر ہوا کرتی ہیں۔ یہہ افواہ روز بروز تیز ہوتی جاتی ہے کہ امیر کابل روسیوں کے کہے میں آگئے ہیں اور سرکار انگریزی افغانستان کے ساتھ جنگ کرنیکے لئے تیاریاں کر رہی ہے + از شعلہ طور

اخبارات مُلکی و ولائتی

افواج ہندوستانی اخبار ٹائمس آف انڈیا ہندوستانیوں کی قوت جنگ کے معاملہ میں اِسطرح گویا ہے کہ ہمارے ساتھہ وائنا کے لوگوں سے اول قسم کے جنگجو لوگ ہیں ہمارے اختیار میں سخت مسلمان لوگ ہیں۔ آتش افروز اور دلیر سکھہ ہمارے حکم میں ہیں اور راجپوت اور جاٹ جنکی دلیری مشہور ہے ہمارے قابو میں رہتے ہیں غرضکہ مرہٹہ اور گورکھا جو ہر ایک صفت سے موصوف ہیں ہماری بھی جنگ کو تیار ہیں سوائے اِسکے اُنکی تعلیم و قواعد عمدہ طریق سے سکھلائے گئے ہیں اور سنائڈر رائفل کا استعمال اُن لوگوں کو سکھلایا گیا ہے پس ہماری فوج بڑی طاقتور ہے اور حال میں جو لفٹنجات موصول ہوئے اُنسے دریافت ہوتا ہے کہ ہمارے تینوں احاطہ کی فوج میں ۳۰ ہزار وفادار مسلمان اِس قسم کے موجود ہیں اپنے افسروں کی حمایت میں ہر جگہہ جانے کو موجود ہے اور منجملہ اور واقعات کے چین اور ابسینیا کی لڑائی میں یہہ بات ثابت ہو گئی کہ اب اُنکو کالے پانی جانیکی دہشت مطلق نہیں ہے پس اب جہاں کو سرکار کا حکم ہوگا ہماری فوج جاویگی اور جس مقام پر سرکار کے دشمن ہونگے لڑیگی +

سرحد اسٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ سرحد کے معاملات روز بروز قابل توجہ ہوتے جاتے ہیں اور احکامات صادر ہو گئے ہیں کہ درہ کا محاصرہ کیا جائے اور اخبار مذکور کا بیان ہے کہ جناب ویسرائے بہادر خود بذات خاص جلدی کرکے موقع پر تشریف لیجائے تاکہ بچشم خود وہاں کی حالت کا اندازہ کر سکیں ظاہر ہوتا ہے کہ عنقریب آفریدیوں پر حملہ کیا جاویگا +

سامان جنگ سامان جنگ کی تیاریاں انگلستان میں اسقدر تیزی سے ہو رہی ہیں کہ اخبار نامہ پانیر کا کارسپانڈنٹ لنڈن مظہر ہے کہ مقام دلوچ کے میگزین میں مزدوروں اور ریزوں کو حکم ہوا ہے کہ وقت معین سے زیادہ دیر تک کام کیا کریں تاکہ ہفتہ میں دو ملین کارتوس طیار ہوا کریں معمولی طریق سے صرف نصف ملین طیار ہوا کرتے تھے۔ جو گورے رخصت فرلو پر ہیں اُنکو حکم ہوا ہے کہ اپنی پلٹنوں میں آکر شامل ہوں اور آئندہ کسی گورہ کو رخصت نہ دیجاویگی +

جیسا کہ صاحب مراسلہ نویس تحریر فرماتے ہیں کہ ترک مسلمان ہیں اور رعایا عیسائی ہے یہہ بات ہر کوئی جانتا ہی مگر عرصہ آٹھ سو برس سے عیسایوں پر ایسا ظلم ہو رہا ہی کہ اِس اُنیسویں صدی میں وہ ظلم برداشت نہیں ہو سکتا۔ یقین ہی کہ طرفین دینی تعصّب سے خالی نہیں ہیں اور روس والے بھی سہارا لگائی جاتے ہیں لیکن اگر سلطنت روم اپنی جبلی عادت کو چھوڑ زمانہ حال کے موافق چلے تو نہ دینی تعصّب اور نہ روس کچھ کر سکیگا ✤

لیکن جو اِس مراسلہ نویس کے موافق یہہ خیال کرتا ہی کہ ترک ظلم نہیں کرتے تو اُنکا قایل کرنا محال ہوگا کیونکہ وہ ایلچیان انگلستان و امریکہ و جرمن وغیرہ کو جھوٹھا جانتا ہی چنانچہ انگریزی میں ایک کہاوت ہی کہ جو قایل ہونا نہیں چاہتے وے قایل نہیں ہوتے ✤ اور دوسرا سبب جو لکھا ہی کہ سلطنت ترکی کے ارد گرد بڑے بڑے عیسائی سلاطین فرمارواہیں پس عیسائیان ترکی جانتے ہیں کہ جب ہم غدر کریں گے تو یہہ لوگ ہماری حمایت کرینگے ✤

اِسبات کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اول آس پاس کی سلطنتوں کے لوگ سلطنت روم کے عیسایوں کے ہمدرد ہیں کیونکہ عیسائی لوگ ہمیشہ مظلوموں اور عاجزوں کے ساتھ ہمدرد ہوتے ہیں چنانچہ جب افریقہ کے غلاموں کے نالہ کی اواز اُن کے کان تک پہنچی تو اُنہوں نے بڑی جد و جہد کر کے اُن کو غلامی سے آزادی دلائی اور جب کہ اہل بلگیریہ کے شیرخوار بچوں کی چیخیں اور پارسا مستورات کی واویلا کی آواز انکی کان میں پڑی تو بیشک اُنسے ہمدرد ہوئے اور وے چاہتے ہیں کہ ترکی عیسائی اِس بدتر حالت سے رہائی پاویں اور حال ہیں جو قسطنطنیہ میں تجویز ہو رہی ہی تو اِس تجویز کا اصل منشا یہہ ہی کہ سلطان روم پر ایسا زور ڈالا جاوے کہ خواہ مخواہ اپنے ظلم و جبر سے ہاتھ اوٹھاوے ✤

دوم اِس بات کو کہ عیسائی رعایا تمام روم اور گرد کی سلطنتوں کو اپنا ہمدرد جانتے ہیں اور اسی بھروسہ پر غدر کرتے ہی ہم تسلیم کرتے ہیں کیونکہ انسان کی یہہ ایک خلقی عادت ہی کہ جب اُس پر حد سے زیادہ ظلم ہونے لگتا ہی تو لڑنے کو تیار ہو جاتا ہی اگرچہ جانتا ہی کہ اسکا انجام موت ہوگی مگر جسکو یہہ اُمید ہو کہ مجکو مدد ملیگی تو وہ جلد تر اپنے ظالم سے لڑنا شروع کریگا مگر اِس امر سے ظالموں کو ظلم کرنے کے لئے کچھ حق نہیں پہونچتا۔ اگر سلطنت روم اُنیسویں صدی کی روشنی سے روشن ہو جاوے اور جہالت کے دنوں کے خیالات و دستورات کو چھوڑے تو یقین ہی کہ جیسا مسلمان رعایائے ہند قیصر ہند کے خطاب سے خوش ہوتی ہی اور اِس عیسائی سلطنت کے مداح و فرمانبردار ہی ویسی ہی روم کی عیسائی رعایا سلطان روم کی خیرخواہ و فرمانبردار ہو کر رہیگی اور خود بخود روم کی ایسی ترقی ہوگی جیسا کہ اسکے آس پاس کی سلطنتوں میں ہو رہی ہی۔ مگر اِسبات کی ہمکو بہت تھوڑی اُمید ہی کیونکہ اسلامی مسئلہ اِن باتوں کے سد راہ ہی ✤

—— ایک صاحب مقام سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ ایک شخص متلاشی دین حق نے ۱۰ دسمبر ۱۸۷۶ء کو جناب پادری ڈبلیو ہاربر صاحب کے ہاتھ سے سیالکوٹ میں اِصطباغ پایا ✤

اُن خاصیتوں کا بیان جو خدا کی مرضی کی نسبت ہونی چاہئیں

پہلی اُن میں سے خدا کا خوف ہی۔ یہہ خوف سارے علموں کی جڑ ہی اور نہایت ضروری اور اُس کے سوا اور نیک خاصیتوں کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اوّل تو خوف الٰہی ہر ایک نافرمانی سے جس کا انجام خدا کی بےعزتی اور شریعت کی حقارت ہی مانع آتا ہی دوسرے اُن بُرے کاموں سے ڈراتا ہی جو حقیقت میں ڈرنے کے لائق ہیں کیونکہ انجام اُنکا انسان کی غارت ہی دنیا میں ہر ایک قسم کے حوادث اور تکلیفات خدا کی قضا سے ہوتی ہیں اور اُسی کی تقدیر اور رضا سے ہم پر واقع ہوتی ہیں اسی سبب سے ایماندار لوگ ان تکلیفوں سے نہیں ڈرتے اور سمجھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ جو نہایت محبت اور شفیق ہی ہرگز کوئی ایسی خرابی نہیں آنے دیگا جس کا انجام ہماری بھلائی اور پاکیزگی نہ ہو بلکہ اُن بلاؤں کو ہماری عبرت اور تزکیہ کے واسطے بھیجتا ہی اسی واسطے انکو بے اندیشہ بجائے نیکی کے تصور کرتے ہیں اور جس کسی کی غلاموں کی سی طبع ہو وہ خدا سے ڈرتا ہی اور وہ ڈر اسلئے نہیں کرتا کہ خدا کو بےعزت کرتا ہی بلکہ اِس لئے کہ اُس کے جسم میں کچھ نقصان پہنچتا ہی اور یہہ خوف خودغرضی سے پیدا ہوتا ہی اور خدا کے سامھنے مقبول نہیں ہوتا لیکن فضل سے جو خوف پیدا ہوتا ہی اُس میں تکلیف نہیں ہوتی جہاں غضب کے ڈر سے خوف پیدا ہوتا ہی وہ موت معلوم دیتا ہی اُس خوف سے توبہ کرنی چاہئے۔ اور اسی طرح کا خوف اپنے خالق سے چاہئے جیسے نیک فرزند اپنے رحیم اور دانا باپ کا خوف رکھتا ہی یا نیک نوکر اپنے مہربان آقا سے ڈرتا ہی

لودیانہ

۱۲ دسمبر کو شام کے وقت جناب مہاراجہ صاحب بہادر والئے جموں و کشمیر بتقریب دربار دہلی یہاں تشریف لائے چند رؤسا و پولیس نے صاحب موصوف کا استقبال کیا۔ چودھری الیشر سنگھہ صاحب خلف چودھری امر سنگھہ و منشی جیتر سنگھہ صاحب تحصیلدار و منشی جمنا پرشاد صاحب کو خلعت عنایت کیا +

بڑے دن کو رؤسا و حکام کا میل ملاپ ہوتا رہا مگر بہ نسبت سابق کے اب خوشامد درآمد کا بازار بباعث تہذیب کے سرد ہوتا جاتا ہے +

صاحب کمشنر بہادر انبالہ نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ کو لکھا ہے کہ بتقریب دربار خطاب قیصر ہند ممبران میونسپل کمیٹی و ڈسٹرکٹ کمیٹی لودیانہ و راؤکوٹ و کھنہ و جگراؤں و سمرالہ وغیرہ کو اطلاع دیجاوے کہ سب صاحب ۳۱ دسمبر کو یہاں تشریف لاویں اور جلسہ میں شریک ہوں۔ علاوہ ان کے یہاں سے جو درباری ہیں وے بھی تشریف لیجاوینگے +

۱۲ دسمبر کو جلسہ تقسیم انعام زنانہ مشن کا مشن احاطہ میں ہوا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر معہ میم صاحبہ کے تشریف لائے و چند دیگر حکام بھی شریک جلسہ ہوئے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی میم صاحبہ نے اپنے ہاتھہ سے لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا اور جناب پادری ویری صاحب نے درباب ترغیب ترقی علوم کے ایک تقریر بیان کی +

رسید زر

جناب مسٹر جے بارٹن صاحب ماسٹر مشن سکول از سکندر آباد — للعہ
جناب پادری ایف۔ ای پی شرف از لاہور۔ — عہ ۱۲/
معرفت جناب منشی حسن علی صاحب سفیر از نصیر آباد۔ — للعہ
جناب پادری ولیم ہاسٹن صاحب از چھاونی انبالہ۔ — للعہ
جناب منشی مسیح دیال صاحب از بنوں۔ — عہ
جناب قاسم الدین خان صاحب از اعظم گڈہ۔ — عہ ۱/
جناب جے۔ ٹی ہاتھہ ران تھیوٹ صاحب پروفیسر الفن سٹون کالج از بمبئی پیشگی شدہ — للعہ
جناب لالہ لالو مل صاحب ساہوکار از لودیانہ — للعہ
جناب پادری جے ایچ گل صاحب مقام پادری گڑھیوال۔ — صعہ

کیفیت جناب کمشنر حفظان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات نہیں آئے اسلئے رپوٹ ناکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل ہو گئی ہیں ان کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں ۱۹۱۰۱ اموات درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۲۱۰۵۲ درج ہوئی تھیں +

ایک سو سولہ اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں۔ ہفتہ گذشتہ میں ۲۹۱ ہوئی تھیں ہر ضلع میں اموات ہیضہ کی تعداد حسب ذیل تھی +

کوہاٹ	گورداسپور	ڈیرہ اسمٰعیل خان	پشاور	بنوں
۷	۱۱	۲۴	۲۰	۴۰

ہزارہ۔ ضلع بنوں میں اموات ہیضہ ۱۱ نئے اور ۷ پیشتر سے مبتلا مقامات میں درج رجسٹر ہوئیں مگر ہوائے قصبہ عیسیٰ خیل کے جہاں ۱۰۱ اموات واقع ہوئیں اور کسی جگہہ تعداد ان کی ۲۰ سے زیادہ نہ تھی +

ضلع پشاور میں ۴ دیہات نئے مبتلائے ہیضہ ہوئے اور ان میں ایک ایک موت واقع ہوئی۔ آٹھہ پیشتر کے مبتلا مقامات میں سے جہاں کہ اس ہفتہ میں اموات ہیضہ درج رجسٹر ہوئیں دیہہ متھا منگل خیل میں ۱۹ اموات وقوع میں آئیں +

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جنگر کا نونیا مبتلا ہیضہ ہوا اور اس میں ایک موت ہوئی۔ پانچ پیشتر کے مبتلا مقامات میں سے دیہہ چودوان میں ۱۳ اور وربان میں سات اموات ہوئیں اور باقی ۳ میں کوئی کوئی واردات ہوئی +

ضلع گورداسپور میں یہہ مرض صرف ایک نئے گانو تہیالہ میں ہوا۔

ضلع کوہاٹ میں ہیضہ صرف دو مقامات میں رہا اور وہ دونو نئے مقام تھے منجملہ ان کے ایک موضع تبہری میں ۱۶ اموات درج رجسٹر ہوئیں +

ضلع ہزارہ میں ہیضہ ۳ پیشتر سے مبتلا مقامات میں ہوا۔ منجملہ ان کے تم ڈیرہ گانو میں ۴ اور باقی دو مقامات میں ایک ایک موت ہوئی +

۵۴ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں۔ ہفتہ گزشتہ میں ۹۲ ہوئی تھیں +

اس رپوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ ہفتہ گزشتہ کے اس ہفتہ میں کل ملک میں ۱۱۰۷۱ اموات کم ہوئیں کثرت ان کی اضلاع جالندھر و ہوشیارپور و گورداسپور و امرتسر و سیالکوٹ میں رہی +

۱۰۰۹ پیدائش درج رجسٹر ہوئیں یعنے ۵۰۵ لڑکے اور ۵۰۴ لڑکیاں جنکا اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۴ ہے +

مطبع امیرکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا